

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَا بُدَّاعٍ فِي مَضَارِّ الْإِبْتِدَاعِ

کا اردو ترجمہ

سنت و بدعت

حقائق اور واقعات کی روشنی میں

(تخریج شدہ جدید ایڈیشن)

تصنیف

صاحب الفضیلہ الاستاذ الکبیر الشیخ علی محفوظؒ

رکن مجلس کبار علماء ازہر شریف، مصر (متوفی ۱۹۴۲ء)

ترجمہ

مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین مظاہری الہ آبادی

بانی و ناظم دارالعلوم مرکز اسلامی، راجہ پور، الہ آباد

و صدر فلاح العباد ٹرسٹ، کریلی، الہ آباد

تخریج و تحقیق: ڈاکٹر مولانا حافظ سید محمد ضیاء الدین مظاہری

ناشر

مکتبہ الاشرف - کریلی، الہ آباد

Mb. 7839216040

تفصیلات

نام کتاب	:	سنت و بدعت حقائق اور واقعات کی روشنی میں
مصنف	:	تخریج شدہ جدید ایڈیشن شیخ علی محفوظ رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	:	مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین صاحب مظاہری الہ آبادی دامت برکاتہم
تخریج و تحقیق	:	ڈاکٹر مولانا حافظ سید محمد ضیاء الدین مظاہری
ناشر	:	مکتبہ الاشرف - کرلی، الہ آباد
کپوزنگ	:	الاشرف کمپیوٹر سینٹر ۴/۱-۵۴۸ راجہ پور الہ آباد
سن اشاعت	:	۱۴۲۴ھ مطابق ۲۰۰۳ء (پہلا ایڈیشن) ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۰۲۳ء (دوسرا ایڈیشن)
تعداد	:	پانچ سو
قیمت	:	
موبائل	:	Mb. 7839216040

نوٹ: یہ ”الابداع فی مضار الابداع“ کے پانچویں ایڈیشن کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے مزید تنقیحات و اضافات کئے ہیں اور دارالاعتصام نے اسکو شائع کیا ہے۔ مترجم غفرلہ۔

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون
۳	گزارشات
۲۱	تقریظات علماء
۳۰	مصنف کے مختصر حالات
۳۲	خطبہ الکتاب
۳۳	مقدمہ کتاب
۵۱	پہلا باب اصول وقواعد کے اعتبار سے بدعت پر بحث
۵۲	پہلی فصل بدعت اور اسکے معنی کا بیان
۵۳	الفاظ تعریف کی وضاحت
۵۶	بدعت کے معنی کی وضاحت دوسرے طریقہ سے
۵۹	دونوں طریقوں میں بدعت کی تعریف کا موازنہ
۶۰	سنت کی تعریف
۶۱	دوسری فصل سنت کی دو قسمیں، فعلیہ اور ترکیہ
۶۵	سنت کی اقسام فعلیہ و ترکیہ کے متعلق علماء کی بصیرت افروز تصریحات
۷۷	حدیث ”من أحدث فی امرنا هذا ما لیس منہ فہو رد“ پر کلام
۷۸	پہلی روایت کی توضیح
۷۹	دوسری روایت کی توضیح
۸۰	دین وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا
۸۰	نوع معاملات
۸۷	تیسری فصل بدعت کے اقسام
۸۷	پہلی شکل فعلیہ اور ترکیہ
۹۰	دوسری شکل عملیہ اور اعتقادیہ
۹۰	تیسری شکل بدعت کی تقسیم باعتبار زمان و مکان و احوال کے
۹۱	چوتھی شکل حقیقیہ اور اضافیہ

صفحہ	مضمون
۱۰۰	پانچویں شکل کلیہ اور جزئیہ
۱۰۳	چھٹی شکل عبادیہ اور عادیہ
۱۰۸	دوسری قسم خاص
۱۰۸	پہلی بدعت واجبہ
۱۰۹	دوسری بدعت مندوبہ
۱۱۰	تیسری بدعت مباحہ
۱۱۲	چوتھی بدعت محرمہ
۱۱۳	پانچویں بدعت مکروہہ
۱۱۵	اس تقسیم پر شاطبی کا رد اور اسکی تحقیق
۱۲۶	چوتھی فصل بدعت اور مصالح مرسلہ کے درمیان فرق
۱۲۷	مصالح مرسلہ کی حقیقت
۱۳۸	پانچویں فصل بدعت کی مذمت اور ابتداء سے تحذیر
۱۵۳	حدیث ”کل بدعة ضلالة“ کی شرح
۱۶۱	شریعت کے لحاظ سے بدعت کے معنی میں اختلاف کا سبب
۱۹۷	ضعیف حدیث پر عمل کی تحقیق
۲۰۲	حدیث ضعیف پر عمل کرنے کی شرائط
۲۰۲	”مارآہ المسلمون“ کی تحقیق
۲۰۵	چھٹی فصل احکام بدعت کا بیان
۲۰۹	بدعت کی دو قسمیں صغیرہ و کبیرہ
۲۱۳	مبتدع کا حکم باعتبار عقوبت
۲۱۷	ساتویں فصل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان اور یہ کہ مرشد اسکو کس طرح انجام دے
۲۲۲	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب علی الکفایہ ہے
۲۲۳	وجوب کی شرائط
۲۲۴	کون سے امور محل انکار ہیں؟
۲۲۸	بدعت کا مقابلہ کس طرح کیا جائے؟

صفحہ	مضمون
۲۳۰	دوسرا باب فروع اور جزئیات کے اعتبار سے بدعت پر بحث
۲۳۲	پہلی فصل ان بدعات کا بیان جو مساجد میں ہوتی ہیں
۲۳۳	مسجد کا بند رکھنا بدعت ہے
۲۳۴	بدعت تبریر
۲۳۴	تحسین کی بدعت
۲۳۶	اذان جمعہ میں ہونے والی بدعات
۲۳۸	بدعت ترقیہ
۳۲۹	اولیٰ اور ثانیہ کی بدعت
۲۴۲	اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام کی بدعت
۲۴۶	اذان سلطانی کی بدعت
۲۴۶	خطبہ کے درمیان تعویذ لکھنا
۲۴۷	جمعہ کے دن مسجد میں سورہ کہف لحن سے پڑھنا
۲۴۹	مسجد میں دنیا کی باتیں
۲۵۰	خطبہ عید کو تکبیر سے شروع کرنا
۲۵۰	عیدین کا خطبہ سنے بغیر واپسی
۲۵۱	لکڑی کی تلوار لیکر خطبہ دینا
۲۵۱	جماعت کے ساتھ تکبیر کہنا
۲۵۳	مسجد میں بچوں کو لانا
۲۵۳	مسجد میں بلند آواز سے ذکر کرنا
۲۵۴	مساجد کا نقش و نگار
۲۵۶	دوسری فصل - قبرستانوں، اور زیارت قبور کی بدعات کا بیان
۲۵۷	چند مفاسد
۲۵۸	زیارت قبور کا مقصد
۲۶۱	مقابر میں رات کو رہنا
۲۶۲	عورتوں کا زیارت قبور کا اہتمام کرنا

صفحہ	مضمون
۲۶۳	قبر اولیاء کا بوسہ اور طواف وغیرہ
۲۶۵	آثار اولیاء سے تبرک
۲۶۸	امام شاطبیؒ کے ساتھ کلام اور مناقشہ
۲۷۰	ذریعہ اور اس کے اقسام
۲۷۰	قبروں پر لکھنا
۲۷۰	قبروں کو پختہ کرنا
۲۷۲	حیثان میں درخت لگانا
۲۷۲	قبروں کی پردے
۲۷۴	قبروں میں شکایت کی درخواستیں ڈالنا
۲۷۵	قبروں پر مسجدیں تعمیر کرنا
۲۷۶	زیارت قبر کے آداب
۲۷۷	چار مسائل
۲۷۹	”لاتشہ الرحال“ کی شرح
۲۸۱	مسئلہ استغاثہ
۲۸۲	مسئلہ استشفاع
۲۸۴	مسئلہ توسل
۲۹۰	تیسری فصل - جنازہ اور ماتم کی بدعات کا بیان
۲۹۰	موت کے وقت کیا کہنا چاہئے اور کیا نہیں؟
۲۹۴	بدعت اسعاد
۲۹۵	جنازہ اٹھانے کو اچھانہ سمجھنا
۲۹۵	غسل دینے والے کیسے ہوں؟
۲۹۶	مہنگا کفن اور مسنون کفن
۲۹۸	گواہی کی بدعت
۲۹۹	جنازہ کو لیکر کسی مزار کا طواف کرنا
۳۰۰	ایک اور بدعت

صفحہ	مضمون
۳۰۱	جنازہ کے ساتھ ذکر و تلاوت
۳۰۵	جنازہ نکلنے کے وقت بکری کا بچہ ذبح کرنا
۳۰۶	جنازہ کے ہلکا اور بھاری ہونے کا سبب
۳۰۷	سوغ کی بدعات
۳۱۳	نوحہ یعنی میت پر رونا، واویلا کرنا
۳۱۳	نوحہ کی دو قسمیں کبیرہ اور صغیرہ
۳۱۷	”میت پر رونے کی وجہ سے اس کو عذاب دیا جاتا ہے“
۳۲۴	دفن سے پہلے اور اس کے بعد تلقین کا مسئلہ
۳۲۷	مرثیہ کے قصائد پڑھنے کا حکم
۳۲۹	موت کے بعد روح کہاں رہتی ہے؟
۳۳۰	ایصال ثواب کا مسئلہ
۳۳۳	میت کو منتقل کرنے کا حکم
۳۳۴	خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی؟
۳۳۷	چوتھی فصل میلاد کی بدعات کا بیان اور اس کا موجد
۳۴۵	پانچویں فصل شادی کی منکرات کا بیان
۳۴۹	چھٹی فصل اعیاد و مواسم کی بدعات کا بیان
۳۵۰	عید الفطر اور عید الاضحیٰ
۳۵۳	جمعہ اور اس کی بدعات
۳۵۸	یوم عاشوراء
۳۵۹	یوم عاشوراء میں لوگوں کی بدعات
۳۶۲	وہ تہوار جن کو لوگوں نے شریعت کی طرف منسوب کر لیا ہے
۳۶۶	غیروں کے تہوار
۳۶۹	ساتویں فصل عبادات میں ہونے والی بدعات کا بیان
۳۶۹	زور سے نیت کرنا
۳۷۱	وسوسہ

صفحہ	مضمون
۳۷۱	بدعت و سوسہ کا سبب اور اس کا بطلان
۳۷۵	وسوسہ کا علاج
۳۷۶	نماز کی بدعات کا بیان
۳۸۰	نصف شعبان کی رات کا بیان
۳۸۳	مساجد میں بخور کی ابتداء برا مکہ نے کی
۳۸۶	چند ماثورہ دعائیں
۳۸۷	ایک مسجد میں تعدد جماعت
۳۹۱	اجتماعی قراءت قرآن
۳۹۲	علم و عبادت وغیرہ پر فخر
۳۹۴	علماء اور طلبہ کی سنن و مستحبات سے لاپرواہی
۳۹۴	برّ و تقویٰ پر تعاون نہ کرنا
۳۹۶	امور دین کے ساتھ لاپرواہی
۳۹۷	عوام و خواص کا اپنے اہل و عیال سے غفلت
۳۹۸	سلف کا حال
۳۹۹	روزہ اور حج کی بدعات
۴۰۳	۴۰۳ آٹھویں فصل طریق (تصوف) کی بدعات کا بیان
۴۰۳	طریق کی حقیقت
۴۰۳	شیخ و مرید کی صفات
۴۰۵	ولایت کا دعویٰ
۴۰۶	غلط کار شیخ تفریق کا سبب
۴۰۷	زبردستی مہمان بننا
۴۰۹	مکرو حیلہ کر کے مرید بنانا
۴۰۹	طریق کو تجارت بنانا
۴۱۰	ذکر شرعی کا ترک اور ذکر محرف
۴۱۴	ذکر شرعی کا بیان

صفحہ	مضمون
۴۱۷	وہ شبہات اور التباسات جن سے ذکر میں تحریر کرنے والے استدلال کرتے ہیں اور ان کا رد۔
۴۲۴	اصل تصوف کے بارے میں شیخ محمد عبدہ کی رائے
۴۲۷	لفظ صوفی کی تحقیق
۴۲۸	نویں فصل اعتقادات کی بدعات کا بیان
۴۲۸	اعتقاد کی دو قسمیں
۴۲۸	یہ عقیدہ کہ جبریل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل نہ ہوں گے
۴۲۹	شب قدر کے بارے میں عقیدہ
۴۳۰	صخرہ کے متعلق عقیدہ
۴۳۰	یہ اعتقاد کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تلوار پکڑ کر کھڑے ہوتے تھے
۴۳۱	یہ عقیدہ کہ کعبہ آسمان سے اتر ا
۴۳۲	غلاف کعبہ کے متعلق عقیدہ
۴۳۳	مختون کے بارے میں عقیدہ
۴۳۳	جنت میں غم اور ندامت
۴۳۴	کسی کے حسن ہیئت کی وجہ سے اس کا معتقد ہونا
۴۳۵	مکان، بیوی اور مہمان میں نحس کا عقیدہ
۴۳۹	عدوی، طیرہ اور فال
۴۴۴	عالم و عاقل غریب، اور جاہل مالدار
۴۴۷	غیب کی باتیں بتانا
۴۵۴	یہ عقیدہ کہ اشیاء سے گمان کے مطابق نفع ہوتا ہے
۴۵۵	دسویں فصل ضیافت اور ولیمہ کی بدعات کا بیان
۴۵۶	مہمان کے پاس کھانا لانے میں دیر کرنا
۴۵۶	ضیافت میں تکلف کی بدعت
۴۵۹	تقریبات کی رسوم و اسراف
۴۶۰	اسراف کی تفصیل
۴۶۱	دینی امور میں سہل انگاری

صفحہ	مضمون
۴۶۱	ولیموں میں خرافاتیوں کی شرکت
۴۶۲	کھلانے کے لئے دوسری جگہ لے جانا
۴۶۲	مہمان کی خدمت سے عار
۴۶۳	ابراہیم علیہ السلام کی ضیافت کا ادب
۴۶۳	مہمان کو گھر کے اندر ہی سے رخصت کرنا
۴۶۴	طعام ضیافت کا شکم سیر ہو کر کھانا
۴۶۵	ہر شخص کا الگ برتن میں کھانا
۴۶۸	گیارہویں فصل معاشرت اور عادات کی بدعات کا بیان
۴۶۸	حقوق صحبت میں لاپرواہی
۴۶۹	افشائے راز اور ذکر عیوب
۴۶۹	اہل مال کے ساتھ میل جول
۴۷۰	علماء اور صلحاء کے حقوق میں لاپرواہی
۴۷۲	سلام کرنے میں لاپرواہی
۴۷۴	عیادت وغیرہ سے لاپرواہی
۴۷۵	عیادت کے آداب
۴۷۶	کھانے میں کبر کا شیوہ
۴۷۶	لوگوں کو حقیر سمجھنا
۴۷۷	لاٹری کے ٹکٹ
۴۷۹	غیر مسلموں کے ساتھ اختلاط
۴۸۰	اسلام میں ہیٹ پہننے کا حکم
۴۸۴	غیر مسلم مرد کے ساتھ مسلمان عورت کے نکاح کا حکم
۴۸۷	اسلام میں مسئلہ وراثت
۴۹۱	نوجوان شرعی نکاح سے کیوں پیچھے ہٹتے ہیں؟
۴۹۳	غیر مسلم سے خرید و فروخت کرنے میں دلچسپی
۴۹۳	حمام کے منکرات

صفحہ	مضمون
۴۹۴	فضیلت والے اوقات سے غفلت
۴۹۷	منکرات کی جگہوں پر جانے میں لا پرواہی
۴۹۸	شادی میں تاخیر
۴۹۹	شادی کے سلسلہ کی کچھ رسمیں
۵۰۲	مسئلہ استنذان
۵۰۷	مسلمان گھرانوں کے حالات
۵۰۹	مفت ختنہ کرانے کی رسم
۵۰۹	طلاق کی قسم کھانا
۵۱۱	حرام کی قسم کھانا
۵۱۲	اولاد میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح
۵۱۴	آداب معاشرت سے لا پرواہی
۵۱۵	زار کی رسم
۵۱۵	آسیب لگنے کی حقیقت اور جنات کے متعلق بحث
۵۱۹	فتوائے طلاق کی تجارت
۵۲۰	پیشہ و کالت میں لا پرواہی
۵۲۱	اسلام پر لعن و طعن
۵۲۳	کیا یزید پر لعنت جائز ہے؟
۵۲۴	مصیبت کے وقت سیاہ لباس پہننا
۵۲۴	علی الاعلان گناہ کرنا اور معاملات میں دھوکہ و خیانت
۵۲۶	خرید و فروخت میں قسم کھانا
۵۲۷	قصداً جھوٹی قسم
۵۲۹	مخلوق کی قسم کھانا
۵۳۰	سر کا بعض حصہ مونڈنا اور بعض چھوڑ دینا
۵۳۰	داڑھی منڈانا
۵۳۲	داڑھی بڑھانے پر ائمہ اربعہ کا اتفاق
۵۳۳	سیاہ خضاب لگانا
۵۳۴	مردوں اور عورتوں کی مشابہت کا حکم
۵۳۶	لباس و صورت میں غیروں کی تقلید
۵۳۶	معانقہ کا حکم

صفحہ	مضمون
۵۳۸	ہاتھ چومنا
۵۳۹	استقبال کے لیے کھڑا ہونا
۵۴۶	بارہویں فصل عوام کی خرافات و اوہام کا بیان
۵۴۶	وہم کی حقیقت
۵۴۷	لفظ خرافات کی تحقیق
۵۴۷	لوح محفوظ کی تحقیق
۵۴۸	کتابت ملائکہ کی ایک تاویل
۵۴۹	زمین کے متعلق عجیب عقیدہ
۵۴۹	تعویذ اور جھاڑ پھونک کا حکم
۵۵۲	مشروع دعائیں
۵۵۶	بچوں کو ڈرانا
۵۵۶	چند عجیب و غریب خرافاتیں
۵۵۸	بیماریوں کے عجیب و غریب علاج
۵۵۹	چند اور اوہام
۵۶۰	نجومی کے پاس جانا
۵۶۱	مغربی ممالک میں بھی اوہام کی یلغار
۵۶۳	چند خرافاتیں
۴۶۳	شادی کے وقت کی عجیب رسمیں
۵۶۴	ایام نفاس کے اوہام
۵۶۵	مخصوص قبروں کے بارے میں مخصوص عقائد
۵۶۷	چند مضحکہ خیز اوہام
۵۶۷	ادائے شکر کا غلط طریقہ
۵۶۷	چند اوہام و خرافات
۵۶۹	اپریل فول
۵۷۱	خاتمہ
۵۷۲	علماء کی ذمہ داری
۵۷۴	ماخذ و مراجع

تقریظ

شیخ طریقت حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم
کرلی، الہ آباد

مکتہ المکرمہ

۳۰ ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ

عرض ہے کہ ”الابداع فی مضار الابداع“ مؤلفہ حضرت علامہ السید محفوظ علی مصریٰ حضرت مرشدی مصلح الامت مولانا شاہ وصی اللہ قدس سرہ کی نہایت پسندیدہ مؤلفات میں سے تھی، اخیر میں اس کا برابر مطالعہ فرماتے تھے اور اپنی مجالس میں اس کے اقتباسات سنایا کرتے تھے بلکہ علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاویٰ کی خدمت میں جو حضرت مصلح الامت کے دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ میں سے تھے بعض مضامین کو نقل فرمایا کہ ان مضامین کو دارالعلوم کے طلبہ کو سنا دیجئے، چنانچہ ان کو سنایا۔ مزید مؤلف کے تدین و تقویٰ کی بھی تعریف فرماتے تھے، یہاں تک ارشاد فرمایا کہ ہندوستان میں ہمارے شیخ حضرت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ مجدد تھے اور مصر میں حضرت علامہ سید محفوظ علی صاحب مجدد تھے، اب اس سے بڑھ کر آپ کی کیا تعریف و تعارف ہوگا۔ اللہ اس درجہ کے علماء کو مزید منصفہ شہود پر لائے تاکہ امت کی اصلاح ہو اور فساد کا محو ہو۔

چونکہ مصلح الامت کو یہ کتاب بہت پسند تھی اس لئے چاہتے تھے کہ اس کا اردو ترجمہ ہو جائے کہ امت کے علماء و مشائخ کو اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں بصیرت حاصل ہو اور صحیح نہج سے دین کے کام کرنے کی راہ ہموار ہو اس لئے کہ لاعلمی کی وجہ سے بھی کام میں خلل واقع ہو رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ سنت کے طریق کو سمجھنے کے لئے بدعت سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ اس کتاب میں ماشاء اللہ دونوں کی توضیح و تشریح تھی اس لئے حضرت مصلح الامت کی دلی خواہش تھی کہ اس کا اردو ترجمہ ہو جائے۔

مگر افسوس کہ ان کی حیات میں یہ کام نہ ہو سکا مگر اسی سلسلہ کے عالم حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین صاحب مظاہری زید مجدہم کی ادھر توجہ ہوئی اور اس کا ترجمہ نہایت عمدہ کر کے ”سنت و بدعت“ کے نام سے شائع ہو گئی۔ جس کو دیکھ کر دو جہت سے خوشی ہوئی کہ ہمارے شیخ و مرشد کی آرزو و تمنا پوری ہوئی انشاء اللہ ان کی

روحانیت کو سرور نصیب ہوگا۔ دوسرے یہ کہ امت کے لئے یہ کتاب جو اصلاح و تربیت کے باب میں بے حد کارآمد ہے وہ منصفہ شہود میں آگئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے امت کے داعین، مصلحین و مرشدین کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کرنے میں آسانی ہوگی کہ بقول امام غزالیؒ امر بالمعروف و نہی عن المنکر دین میں قطب اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ بہر حال یہ تو ہو ہی گیا جس سے مولانا قابل تہنیت تھے ہی اب اسی زمانہ میں مزید دینی علم کے افادہ اور اطمینان کے لئے اس کتاب میں احادیث مندرجہ کی تعلیق و تخریج کی خدمت بھی انجام دینے کی سعی فرما رہے ہیں جو انشاء اللہ جلد ہی پایہ تکمیل کو پہنچ کر اہل علم کے ہاتھوں میں آجائے گی، اس لئے اس کام کی وجہ سے مزید مبارک باد کے مستحق ہیں اسلئے کہ اس زمانہ میں تعلیق و تخریج کے بغیر کتاب میں کمی کا احساس ہوتا ہے۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو باحسن و جوہ پایہ تکمیل کو پہنچائے اور اصحاب علم و ارباب دعوت کے لئے تحفہ نایاب بنا کر قدر کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اخیر میں امت مسلمہ سے درخواست ہے کہ ایسی علمی و اصلاحی کتابوں کے پڑھنے اور عمل کرنے کی سعی کریں۔ تاکہ اللہ کی رضا و خوشنودی کی نعمت سے فائز المرام ہوں اور علماء کی قدر کریں اور ان سے محبت و عقیدت کا معاملہ کریں، انشاء اللہ اس سے صحیح راستہ پر قائم رہیں گے اور اللہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت و معرفت و محبت سے مشرف ہوں گے۔ ہذا نسخہ لی واللہ الموفق للرشاد والسواد والسلام محمد قمر الزماں الہ آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گزارشات

از مترجم

مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
(جدید اور تخریج شدہ ایڈیشن کے متعلق)

آج سے تقریباً بائیس برس پہلے ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء میں خاکسار نے مصر کے محقق، اصولی، مربی، مصلح، عالم دین، شیخ علی محفوظ (متوفی ۱۹۴۲ء) کی محققانہ اور نہایت بصیرت افروز کتاب ”الابداع فی مضار الابداع“ کا ترجمہ کیا تھا جو ”سنت و بدعت“ (حقائق اور واقعات کی روشنی میں) کے نام سے زمزم بلڈ پو دیوبند سے شائع ہوئی اور اصل کتاب کی طرح یہ ترجمہ بھی بحمدہ تعالیٰ علمی اور دینی حلقوں میں بہت مقبول ہوا اور ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور الحمد للہ اس سے ایک بڑی ضرورت پوری ہوئی۔ لیکن اس وقت کتاب کے صرف ترجمہ ہی کی طرف توجہ تھی اور وہ بھی ایک مشکل کام تھا جو اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق سے انجام پایا اس لئے نصوص و احادیث کی تخریج کی خدمت انجام نہیں دی جاسکی، اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس طرف توجہ بھی نہیں ہوئی، بس اصل کتاب میں جس طرح حوالے تھے اسی طرح ترجمہ میں رکھے گئے۔ مگر اب چونکہ معیار طباعت اور ذوق مطالعہ کے تقاضے بدل چکے ہیں تو ضرورت محسوس ہوئی کہ احادیث و نصوص کی تخریج ہو جائے۔ چنانچہ ترجمہ پر نظر ثانی کی گئی اور تخریج کی خدمت عزیزم ڈاکٹر مولوی حافظ سید محمد ضیاء الدین مظاہری سلمہ (پی ایچ ڈی) کے سپرد کی گئی۔ انھوں نے ماشاء اللہ یہ علمی خدمت باوجود اپنی مصروفیات کے بڑی تندہی محنت اور شوق و دلچسپی سے انجام دی فجر اہ اللہ تعالیٰ خیر اوزادہ شرفاً و علماً و اطال عمرہ بالصحة والعافیۃ۔

کتاب میں احادیث کا بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے، کیونکہ مصنف کا قلم سیال اور طرز استدلال پر زور ہے چنانچہ وہ بڑی قوت کے ساتھ اپنے دلائل پیش کرتے ہیں اور مخالفین پر شدت کے ساتھ نکیر کرتے ہیں اور اس کے لئے کثرت سے شواہد شرعیہ پیش کرتے ہیں۔

کتاب کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل اور بعض اوصاف و خصوصیات میں امتیازی شان کے حامل اور جلیل القدر مرشد اور مربی مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب الہ آبادیؒ کی نظر میں اس کی بڑی وقعت تھی اور وہ اس کے

مضامین اپنی مجلسوں میں سناتے تھے اور کتاب کے ترجمے کے خواہشمند تھے جیسا کہ حضرت مصلح الامتؑ کے خویش، ان کے تلمیذ خاص، تربیت یافتہ اور ان کے فیض صحبت سے استفادہ کرنے والی شخصیت شیخ طریقت حضرت مولانا قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم کی تحریر جو اس ایڈیشن میں کتاب کی زینت ہے، اس پر شاہد ہے۔ ہم حضرت مولانا قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم کے شکر گزار ہیں کہ ان کی یہ تحریر کتاب کے پروقار تعارف کا ذریعہ بھی ثابت ہوئی فجزاہم اللہ تعالیٰ خیرا۔

نیز برادر مکرم و معظم حضرت الحاج سید شاہد حسن صاحب زاد مجدہم بن مخدومنا المکرم مرشدی سید حسین صاحب قدس سرہ و نواسہ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا ممنون ہوں کہ ان کی حوصلہ افزائی اور کرم فرمائی سے یہ علمی اور دینی خدمت بہ سہولت انجام پذیر ہو سکی۔ حق تعالیٰ ان کو، ان کے اہلخانہ اور اولاد و احفاد کو دینی اور دنیوی ترقیات سے مدام نوازتے رہیں اور اپنی نصرت و حفاظت اور عافیت سے سرفراز فرمائیں۔ (آمین)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو خالص اپنی رضا کے لئے بنادیں، اس کے نفع کو عام و تمام فرمائیں اور شرف قبولیت سے نوازیں (آمین) اور طباعت و اشاعت کے مراحل کا انتظام اپنے خزانہ غیب سے فرما کر آسان فرمادیں۔ (آمین)

احقر سید محمد غیاث الدین غفرلہ

۱۹ جمادی الثانیہ ۱۴۴۴ھ / ۱۲ جنوری ۲۰۲۳ء

جمعرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گزارشات

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى اما بعد:

پیش نظر کتاب ”الابداع فی مضار الابتداع“، حجم اور ضخامت کے لحاظ سے متوسط ہونے کے باوجود ”سنت و بدعت“ کے موضوع پر نہایت جامع اور اصول و فروع پر حاوی ہے۔ مصنف نے اس میں دلائل کتاب و سنت کے اتنے نصوص اور بدعات کی اتنی جزئیات، ان کے نقصانات اور ان کے موجب خسران ہونے کے اس قدر براہین جمع فرمادیئے ہیں کہ اگر اس کتاب کو اپنے موضوع کا انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو شاید غلط نہ ہو، اسی کے ساتھ مصنف کے اخلاص اور جذبہ اندرون، اسلام کا درد اور مسلمانوں کی زبوں حالی پر کڑھن اور قلبی کوفت، ان کی دلسوزی اور اصلاح حال کے لئے ان کی انتھک مساعی اور جگر کاوی نے مضامین کتاب کے اندر تاثیر اور اثر انگیزی کی قوت پیدا کر دی ہے، چنانچہ اس میں ایک طرف علمی دلائل و براہین اور قوت استدلال کا بحر موج ٹھاٹھیں مار رہا ہے تو دوسری طرف اس صدق و اخلاص کی قوت تاثیر بھی زوروں پر ہے جو علماء ربانیین اور مخلص داعین الی اللہ تعالیٰ کے کلام و تحریر کا خاصہ اور امتیاز ہے جنہیں یہ وصف خاص اللہ کے سچے انبیاء اور پیغمبروں کی وراثت میں ملتا ہے۔

اس کتاب کی اہمیت، نفعیت، اور مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ عالم اسلامی کے سب سے بڑے علمی و دینی مرکز ”جامع ازہر“ مصر کے ”شعبہ دعوت و تبلیغ“ کے نصاب میں شامل کی گئی اور وہاں کے اکابر شیوخ و علماء نے اس پر تقریظیں لکھیں اور مصنف کی محنت کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا اور سراہا۔ مصر کے مشہور و معروف مؤقر علمی و دینی مجلہ ”المنار“ کے مدیر شہیر نامور فاضل اور محقق سید محمد رشید رضا نے اس پر ایک مؤثر تبصرہ شائع کیا جس کا ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے۔ اسکے علاوہ بلاد عرب میں اس کتاب کی بہت پذیرائی ہوئی اور عوام و خواص خصوصاً علماء اور داعین کے حلقہ نے اسکو ہاتھوں ہاتھ لیا۔

اس ناچیز نے جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اندازہ ہوا کہ جہاں تک رسوم و بدعات اور خرافات و روایات کا تعلق ہے مصر اور ہندوستان میں کافی حد تک مشابہت اور یکسانیت ہے خواہ وہ عقائد و عبادات سے متعلق ہوں یا معاشرت اور معاملات سے۔ اس لئے احقر کو خیال ہوا کہ اگر اس کا اردو ترجمہ ہو جائے تو اردو خواں طبقہ تک اس کا فائدہ عام ہو جائے اور کیا عجب ہے کہ بہت سے بندگان خدا کی اصلاح کا ذریعہ ثابت ہو۔ آج جبکہ علمائے مصر کی اکثریت مغربی تہذیب و معاشرت کے سحر سے مسحور اور اسکے تیز و تند سیل رواں میں بہہ چکی ہے، اس کتاب کے مصنف نے جو ایک مصری ہی عالم اور جامع ازہر کے استاذ تھے اس کھوٹی تہذیب و

تمدن پر کس طرح طاقتور اسلوب میں پوری دسوزی اور درد مندی کے ساتھ نکیر اور مخلصانہ تنقید فرمائی ہے، یہ کتاب اس پر بین دلیل ہے۔

اس کتاب کا مقدمہ اور پہلا باب امام شاطبیؒ (متوفی ۹۰۳ھ) کی کتاب ”الاعتصام“ سے ماخوذ ہے، مقدمہ میں غربت اسلام سے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی پر محققانہ اور داعیانہ بحث مکمل بصیرت اور پوری درد مندی کے ساتھ کی گئی ہے۔ اور پہلے باب میں سنت و بدعت پر اصولی حیثیت سے نہایت فاضلانہ بحث ہے جو اہل علم کیلئے بہت اہم اور کام کی ہے۔ اور دوسرا باب ابن الحاج مالکیؒ (متوفی ۵۴۳ھ) کی کتاب ”المدخل“ سے ماخوذ ہے اس باب کی بارہ فصلوں میں دین حق کے تمام ابواب خمسہ عقائد، عبادات، معاشرت معاملات، اور اخلاق میں درآئے غلط رسوم و روایات اور اوہام و خرافات پر مفصل اور مدلل تنقید فرمائی ہے اور ساتھ ہی ان کے مقابل سنت کی اتباع و پیروی کی ترغیب و تحریض بھی فرمائی ہے۔ مصنف علامہ سید علی محفوظؒ ایک باخبر، صاحب بصیرت محقق عالم مجلس کبار علماء کے رکن اور جامع از ہر شریف میں استاذ تھے، وہ دعوت و ارشاد کی وہی صلاحیتوں سے سرفراز اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے جذبہ سے سرشار تھے، قلب کے سوز و گداز، محبت الہی اور عشق نبوی کی دولت سے مالا مال اور احسان و سلوک کی راہ سے بھی آشنا تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریر میں مکمل اعتدال اور کامل توازن موجود ہے۔

اگر یہ کتاب ہمارے مدارس کے منتہی طلبہ کو پڑھادی جائے اور تبلیغ و دعوت کے کام کرنے والے نیز خطباء اور مقررین اسکو اپنے مطالعہ میں رکھیں تو علم میں اضافہ ہونے کے ساتھ فرائض دعوت کی انجام دہی میں سہولت بھی ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ خود اپنی اصلاح میں بھی معاون ہوگی۔ خاص طور سے دوسرا باب اس لائق ہے کہ اس سے تمام اردو خواں اہل اسلام کو فائدہ اٹھانا چاہئے اور مساجد کے ذمہ داروں اور اماموں کو اپنے اپنے مقام پر اس کو سننے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

میں نے ترجمہ میں زبان کی سلاست و روانی پر خاص توجہ دینے کے بجائے ادائے مطلب کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کتاب میں دینی نصوص و عبارات بکثرت ہیں اور سلاست و روانی کے پیچ و خم میں الجھ کر اکثر بات کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے، جس کا ادراک و احساس اسوقت ہوتا ہے جب اصل کتاب سامنے ہو اور مطالعہ کرنے والا دونوں زبانوں کا عالم ہونے کے ساتھ فہم مطالب و معانی کا بھی سلیقہ رکھتا ہو، اسلئے ناظرین باتمکین سے گزارش ہے کہ اگر کہیں ترجمہ پن محسوس کریں تو مترجم کی اس کوتاہی سے درگزر کریں اور مظروف کے حسن پر نظر کر کے ظرف کے نقص و عیب سے چشم پوشی فرمائیں۔ اور بارگاہ الہی میں دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ اسکو مصنف، مترجم اور ان کے والدین و اساتذہ کیلئے مغفرت کا ذریعہ بنادیں۔

آخر میں یہ ذکر کر دینا بھی ناگزیر ہے کہ اس کتاب کی مکمل کتابت بذریعہ کمپیوٹر بر خوردارم احقر زادہ

عزیزم مولوی سید محمد ضیاء الدین سلمہ مظاہری ایم، اے (عربی) نے بڑی محنت سے کی ہے۔ عزیزم ظفر عالم سلمہ ایم، اے (انگریزی) اور اپنے دو چھوٹے بھائیوں برخوردار عزیزم مولوی سید محمد عماد الدین سعد سلمہ مظاہری اور برخوردار عزیزم حافظ سید محمد راشد سلمہ کے تعاون سے اس کی تصحیح اور پروف ریڈنگ میں بہت جانفشانی اور مشقت کی ہے اللہ تعالیٰ ان بچوں کو اور ان کے باقی بھائی بہنوں کو بھی زیور علم و عمل سے آراستہ فرمائیں اور تمام شر و روفتن سے محفوظ رکھ کر دین و دنیا کی ترقیات سے نوازیں۔ (آمین)

نیز بہت سے احباب نے کتاب کی اشاعت میں بڑی جدوجہد کی اور احقر کی بہت حوصلہ افزائی فرمائی ہے، ان سب مخلصین کیلئے تہ دل سے شکر گزار ہوں اور ان کی عافیت دارین کیلئے بہ صمیم قلب دعا گو ہوں۔
احقر سید محمد غیاث الدین غفرلہ ولوالد یہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم معروضات

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی اپنی بساط بھر گہرائی اور گیرائی سے مطالعہ کرنے کی توفیق ارزانی فرمائی، بظاہر تو یہ بندہ عاجز اس لائق نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی تحقیق و تعلیق کرے البتہ اتنا ضرور ہے کہ نظر سے اوجھل نا معلوم اشیاء کی تلاش و جستجو کا تھوڑا بہت شوق ہے۔

آج سے تقریباً پچیس برس قبل جبکہ کمپیوٹر کے ذریعہ اردو ٹائپنگ کا نیا نیا دور تھا احقر نے محض اپنے شوق سے اس کتاب کی کمپوزنگ کی ذمہ داری لی تھی اور الحمد للہ بحسن و خوبی اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا تھا، اس وقت تو بس کمپیوٹر پر لکھنے کا ایک شوق تھا اور کچھ بھی نہیں اس لئے اس کتاب میں کیا ہے؟ کتنی اہم ہے؟ وغیرہ وغیرہ امور سے کوئی بحث نہیں تھی۔

حضرت والد مکرم مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مجھ سے ایک دن جب یہ فرمایا کہ: ”سنت و بدعت“ میں آئے ہوئے نصوص کی تخریج کر ڈالو، اس بات سے طبیعت پر ایک خاص اثر ہوا کیونکہ اتنے عظیم المرتبت اور بلند پایہ کام کے لئے اپنے کو بالکل موزوں اور اہل نہیں پارہا تھا، حضرت والد صاحب دامت برکاتہم العالیہ جب ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۸ء میں والدہ محترمہ اور میرے دو برادر خور و مولانا سید عماد الدین مظاہری اور مولانا سید محمد راشد کو اپنے ساتھ لیکر حج مبرور پر تشریف لے گئے تو فون پر مجھ سے فرمایا کہ یہاں پر بعض علماء سے ”سنت و بدعت“ پر گفتگو ہوئی اور جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ اس پر تخریج کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے تو ان حضرات نے بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا اس لئے تم اس کا کام شروع کر دو۔

تاہم ”الابداع“ (سنت و بدعت) پر کام کرنے کی مجھے ہمت نہیں ہو رہی تھی اس لئے کہ یہ کام بڑا بھی تھا اور مشکل بھی، لیکن حضرت والد صاحب مدظلہم العالی کے حکم کی پاسداری میں ہمت کر لی اور والد صاحب عمت فیوضہم کی نگرانی میں تخریج کا کام شروع کر دیا، اس طرح دوبارہ ”سنت و بدعت“ کو پچیس سال بعد بغائر مطالعہ کرنے کی توفیق نصیب ہوئی، اس وقت معلوم ہوا کہ یہ کتاب اپنے موضوع میں کتنی اہمیت کی حامل ہے اور اس میں کیا کیا لعل و جواہر پوشیدہ ہیں۔

تخریج کے کام میں کبھی کبھی بعض دوسری علمی مصروفیات کی بناء پر رکاوٹیں بھی آئیں لیکن جب

کو وڈ ۱۹ کی وجہ سے سارے عالم میں زندگیاں مسدود ہو گئیں اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں مقید ہو کر رہ گئے تو پھر اللہ تعالیٰ نے تخریج احادیث کے لئے خوب فراوانی سے وقت مہیا کر دیا اور تقریباً کم و بیش دو سال کے عرصہ میں ”سنت و بدعت“ کی تخریج کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا، فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

اتنا عرصہ اس لئے بھی لگ گیا کہ بعض حدیثوں کی تلاش و جستجو میں ایک ایک ہفتہ اور دسیوں دن کام آگئے اور اس کی وجہ یہ ہوتی تھی کہ وہ حدیث کسی بڑی روایت کا کوئی ایک ٹکڑا ہوتا جو اپنے موضوع سے ہٹ کر دوسرے موضوع اور دوسرے باب کی احادیث میں مذکور ہوتا اور مجھ جیسے کم علم کا ذہن اس طرف جلدی متوجہ نہ ہو پاتا۔

استاذ شیخ علی محفوظ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بات کو مدلل کرنے کے لئے بغیر کسی مرعوبیت کے ”الابداع“ (سنت و بدعت) میں تقریباً سات سو احادیث ذکر کی ہیں جن میں اکثر و بیشتر مرویات کتب صحاح ستہ، مسانید صحیحہ اور دیگر کتب احادیث معتبرہ سے ماخوذ ہیں جس سے شیخ کی علمی تبحر کا پتہ چلتا ہے۔

”سنت و بدعت“ کی تخریج میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت کی گئی ہے:

- ۱ آیات کی تخریج وہیں پر کر دی گئی ہے جہاں آیت وارد ہوئی ہے۔
- ۲ احادیث کی تخریج اسی صفحہ کے حاشیہ میں کی گئی ہے۔
- ۳ کوشش کی گئی ہے کہ اسی صفحہ کی احادیث کی تخریج اسی صفحہ کے حاشیہ میں آجائے تاکہ مستفیدین ورق گردانی کی دقت سے بچ سکیں۔
- ۴ احادیث کی تخریج میں کوشش کی گئی ہے کہ جو الفاظ ”الابداع“ میں آئے ہوئے ہیں وہی مل جائیں۔
- ۵ اگر من و عن وہی الفاظ مجھے نہیں مل پائے اور اسی مطلب و معنی کی دوسری روایت ملی تو اس کی وضاحت کر دی گئی ہے اور اس روایت کے الفاظ بھی تحریر کر دیئے گئے ہیں۔
- ۶ اگر ایک حدیث کی کئی روایتیں مختلف الفاظ کے ساتھ مختلف کتب میں ہیں تو ایک دو تحریر کرنے کے بعد ”واللفظ لہ“ لکھ کر یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ”الابداع“ میں وارد حدیث کے الفاظ اس کتاب کے ہیں۔
- ۷ ”الابداع“ میں کوئی روایت ایک راوی سے ذکر ہے اور مجھے وہی روایت کسی دوسرے راوی سے ملی تو اس کی وضاحت کی گئی ہے۔
- ۸ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث کی تخریج ایسے ایڈیشن سے کی جائے جو معروف مطابع سے طبع ہوئی ہوں تاکہ باخنین کو رجوع کرنے میں آسانی ہو۔
- ۹ احادیث کی تخریج میں پہلے رقم الحدیث اس کے بعد کتاب اور باب بھی لکھا گیا ہے۔
- ۱۰ کچھ مراجع میں پی ڈی ایف کتب سے رجوع کیا گیا ہے۔
- ۱۱ جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے خواہ وہ پی ڈی ایف کی شکل میں ہوں یا اصل کتاب ہوں ماخذ

کے سطور میں ان کے مطبع، سن طباعت کا ذکر خاص طور سے کر دیا گیا ہے۔

۱۲ جو روایت مجھے کتب احادیث میں نہیں نظر آئیں وہاں پر میں نے ”لم اجده“ تحریر کر دیا ہے۔

۱۳ روایت نہ ملنے سے مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ حدیث ہے نہیں، بلکہ مجھ جیسے کم علم، بے بضاعت شخص کو اس حدیث تک رسائی نہیں ہو پائی۔

میں حضرت والد محترم و مکرم مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ انہیں کی تربیت نے مجھے قال اللہ وقال الرسول کی مشک و عنبر کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ تر صداؤں میں مشغول کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں، شرور و فتن زمانہ اور حاسدین کے حسد اور مبغضین کے بغض سے محفوظ فرمائیں۔ اور حضرت والد صاحب مدظلہم العالی کی سرپرستی، ان کی دعائیں، شفقتیں، مہربانیاں ہمارے اوپر صحت و عافیت کے ساتھ قائم و دائم رکھیں اور والدہ محترمہ کی آہ سحرگاہی سے ہمیں کبھی بھی محروم نہ کریں۔ (آمین)

شیخ طریقت حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم اور حضرت والد صاحب مدظلہم العالی کے تعلقات کافی قدیم ہیں، حضرت اس کا بہت خیال رکھتے ہیں اور بڑی محبت فرماتے ہیں اور ہم لوگوں کو شفقت و رحمت کی نظر سے دیکھتے ہیں، میں ان کا بھی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اپنی گراں قدر تحریر سے کتاب کو زینت بخشی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ عمل محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے محبوب و مقبول پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کے مقصد سے عمل میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مصنف اور مترجم کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے اور مجھے بھی اس میں شامل فرمائیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

ڈاکٹر محمد ضیاء الدین مظاہری

۲۰ جمادی الثانیہ ۱۴۴۳ھ

۱۳ جنوری ۲۰۲۳ء

جمعہ

تقریضات علماء

تقریض

حضرت صاحب الفضیلة الاستاذ العظیم الشیخ دسوقی العربی المالکی
رکن مجلس کبار علماء، ازہر شریف (مصر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ رب العلمین، والصلاة والسلام علی
اشرف الخلق سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع اخوانہ من الانبیاء
والمرسلین، وعلی کل وصحابته الہادین الی الصراط المستقیم، واشہد ان لا الہ
الا اللہ واشہد ان سیدنا محمداً رسول اللہ ارسلہ عزّ وجلّ الی الناس اجمعین، فبلغ
الرسالة وادی الامانة وحض علی اتباع السنة ونہی عن اتباع البدعة، فجزاه اللہ عن
الامة خیر الجزاء وافاض علیہ من الکمالات ما لا یعلم کنہہ الا اللہ، اما بعد:

میں حضرت مؤلف فاضل، واعظ المسلمین، استاذ المرشدين الاستاذ العلامة الشیخ علی محفوظ (جو جامع
ازہر شریف کے علماء میں سے ہیں اور شعبہ تخصص وعظ وخطابت میں مدرس ہیں) کی کتاب ”الابداع فی
مضار الابداع“ کے بعض اجزاء سے واقف ہوا، اس کی ابتدا اور جو اجزاء میں نے دیکھے وہ مجھے پسند آئے اور
پوری کتاب مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوا، تاہم استاذ پر اپنے اعتماد اور اس راہ میں ان کے ماضی سے اپنی
واقفیت کی بناء پر ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ ان کی یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک بہترین کتاب ہے، جو لوگوں
کے سامنے آئی ہے۔ باوجود حجم کے کم ہونے کے یہ ایسی چیزوں کو جامع ہے جن کو کوئی اور کتاب حاوی نہیں ہے
اور ساتھ ہی اسلوب میں متانت، عبارت میں سلاست بھی ہے اور صحت نقل اور باریک بینی کے ساتھ استنباط
نتائج بھی ہے، اور اس میں کچھ تعجب بھی نہیں کہ استاذ گرامی ہمارے علم کے مطابق بہترین واعظ اور ہمارے
زمانہ میں مرشدین و مصلحین کے سردار ہیں، اور چیز اپنے معدن میں قابل تعجب نہیں ہوتی۔

حاصل یہ کہ استاذ نے اپنی ذات کو لوگوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے اور سنت کو مضبوط پکڑنے
اور بدعت سے نفرت دلانے کی ترغیب دینے کے لئے مقرر کر رکھا ہے، اور اسکے لئے وہ موقع کے انتظار میں
رہتے ہیں باوجودیکہ ان کے ساتھ ازہر کے اسباق بھی متعلق ہیں، اور اس پر ان کو آمادہ کرنے والی چیز صرف
دین توہیم کی اتباع اور لوگوں کو جہالت و بدعت کی ظلمت سے نکال کر علم و یقین کے نور کی طرف لانے کی سچی
رغبت اور خواہش ہے، اس راہ میں انھوں نے ایک طویل زمانہ گزارا ہے، لہذا اگر ہم یہ فیصلہ کریں کہ ان کی
کتاب اپنے باب میں سنت کی بہترین کتاب ہے جو لوگوں کے سامنے آئی ہے تو نہ یہ غلو ہوگا اور نہ رواداری کی
نمائش۔ اللہ تعالیٰ اسکے فاضل مؤلف کو بہترین جزاء عطا فرمائیں اور ان کو علماء کے لئے قدوۂ حسنہ بنائیں اور
ان کی کتاب کے نفع کو عام فرمائیں، آمین، وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

دسوقی عبداللہ العربی

تقریظ

حضرت صاحب الفضیلة الاستاذ العظیم الشیخ یوسف الدجوی المالکی
رکن مجلس کبار علماء، ازہر شریف (مصر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ الہادی الی الصراط المستقیم، و
الصلاة والسلام علی سیدنا محمد ذی الخلق العظیم والمنہج القویم، وعلی آلہ و
صحابہ و عترتہ و حزبہ الذین اظهروا الشعائر و احبوا السنۃ و حاربوا البدع و الکبائر
اولئک علیہم صلوات من ربہم و رحمۃ و اولئک ہم المہتدون، اما بعد:

بلاشبہ اعمال نیک میں سب سے افضل اور خصال خیر میں سب سے احسن اللہ کے راستہ کی طرف
حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ دعوت دینا اور ہدایت و فلاح کے راہ کی رہنمائی کرنا ہے، اور چونکہ اس زمانہ
میں کہ جس میں بدعات و خواہشات کا سیلاب سر سے اونچا ہو گیا ہے اور قریب ہے کہ اس میں شریعت سمجھ غزاء
کے معاملہ مٹ جائیں یہ اسی وقت انجام پاسکتا ہے جبکہ بدعت و سنت کے درمیان کے فرق کی حد بندی کردی
جائے اور اتباع کی سعادت و خیر اور ابتداء کی شقاوت اور نقصان کو بیان کیا جائے، اسلئے ایک ایسی کتاب کی
ضرورت تھی جس میں بدعات کے اصول و فروع کا بیان اور اس کی خرابیوں اور نقصانات کی تفصیل ہوتا کہ وہ
واعظ کے لئے اپنی مہم کی ادائیگی میں زادِ راہ اور چراغ ہو جو اسکے سامنے دعوت کے سلسلہ میں راہ راست
کو روشن کر دے۔ میں اس عظیم کتاب مسمیٰ بہ ”الابداع“ کے کئی مقامات سے واقف ہوا جس کو علامہ فاضل،
استاذ کامل شیخ علی محفوظ نے تالیف فرمایا ہے، میں نے اس کو اپنی رائے میں ایک بہترین کتاب پایا جس میں
مباحث کی تحقیق کے ساتھ الفاظ کی شیرینی اور ترتیب کا حسن بھی موجود ہے، اور اس پر کوئی تعجب بھی نہیں کیونکہ
استاذ (مؤلف) اجل علمائے برہان اور شہسواران میدان بیان میں سے ہیں اور بہترین مرشد اور بڑے درجہ
کے نمایاں واعظین میں سے ہیں۔ اور ہمیشہ امت میں سے ایک جماعت حق پر قائم رہے گی، ان کے مخالفین
ان کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچے گا، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اور اسکے مؤلف کو اس
کتاب سے نفع عطا فرمائے اور مؤلف کو اسلام کی طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے۔

انہ سمیع الدعاء

(یوسف الدجوی من پدیۃ کبار العلماء)

تقریظ

حضرت صاحب الفضیلة الاستاذ العظیم الشیخ الدیناری الشافعی
شیخ معہد طنطا و رکن مجلس کبار علماء ازہر شریف

بسم الرحمن الرحیم، الحمد لله الذی انعم علی عبادہ بنعمة الایمان والاسلام
وارشدهم الی سبیل الرشاد علی لسان انبیائہ علیہم الصلاة والسلام و اصطفیٰ من
الامة الاسلامیة مرشدين ہا دین بینوا الحق من الباطل و میزوا الخبیث من الطیب یلقون
احکامہ و یرشدون الی سبیل السعادة والصلاة والسلام علی خیر خلقہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین و علی آلہ وصحبہ اجمعین ، اما بعد -

امت مسلمہ نے اپنی گذشتہ عظمت اور اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا اور بدعات و خواہشات کے را
ستہ پر چل پڑی، فرقے فرقے اور جماعت در جماعت ہو گئی اور اپنے ہی سر پر سوار ہو گئی، گویا کہ اس نے اللہ کی
کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس راستہ میں اگر وہ آگے بڑھتی گئی تو فنا کے گھاٹ اتر
جائے گی جو کہ تفرق اور افتراق کا لازمی نتیجہ ہے خصوصاً اس دین میں افتراق کا جس پر تمام امور کا دار و مدار
ہے۔ اللہ سبحانہ نے علمائے امت کو حکم دیا ہے کہ وہ امت کا ہاتھ پکڑ کر سنت صحیحہ کی طرف رہنمائی کریں اور حجت
و برہان کے ساتھ اس کی رہبری کریں یہاں تک کہ وہ اللہ کی اس امانت کو ادا کر دیں جو اس نے ان کی گردن
میں ڈالی ہے۔

شیخ کبیر علامہ خطیر شیخ علی محفوظ نے اس فریضہ کو انجام دیا اور ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام
”الابداع فی مضار الابتداع“ رکھا، میں نے اس کا مطالعہ کیا تو اس کو مطلوب و مقصود اور متاع گمشدہ پایا، اس میں
انہوں نے بہت واضح الفاظ اور عمدہ و بلند معنی میں کتاب و سنت کے طریق کو بیان کیا ہے، ان کو مضبوط تھا منے کی
رہنمائی کی ہے، اور بدعات کو بیان کر کے ان کے ارتکاب سے منع کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اسلام اور مسلمانوں کی
طرف سے جزائے خیر دیں، اور اسلام اور مسلمانوں کو نفع پہنچانے کی ان کو توفیق ارزانی فرمائیں۔

تقریظ

حضرت صاحب الفضیلة الاستاذ الجلیل الشیخ ابراہیم صقر المہبی الشافعی
مدرس بالقسم العالی۔ از ہر شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق
لیظہرہ علی الدین کلہ ، والصلاة والسلام علی خیر الانام سیدنا محمد و علی آلہ
و حذیہ و بعد :

میں نے اس کتاب مسمی ”الابداع“ کے بعض اجزاء کا مطالعہ کیا جو ایسے علامہ مؤلف کی تالیف ہے
جن کو وعظ و ارشاد میں زبردست دسترس حاصل ہے۔ میں نے پایا کہ یہ بلند معانی کے ساتھ عبارت کی شیرینی
اور الفاظ کی لطافت کی بھی جامع ہے جو اپنے سحر سے عقول پر حاوی ہو جاتی ہے اور واعظین اور جن کو وعظ کہا
جائے دونوں کو راست تر راستہ اور بہتر دروازہ پر قائم کرتی ہے، یہ کتاب اس لائق ہے کہ لوگ اس کی طرف
متوجہ ہوں، اس نے معانی اور محاسن کو اپنے سامنے جمع کر لیا ہے۔ اور یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اسکے
مؤلف کو اطراف عالم میں شہرت عام حاصل ہے اور وہ آفتاب نیمروز کے مثل روشن ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو دین
اور علماء کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور سب کو دین کے ستونوں کو بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور
ملحدین اور دین کا برا چاہنے والوں کی زبان کاٹ دے کہ وہی دعا کا سننے والا اور امت سے مصیبت کو دور کرنے
والا ہے۔

تقریظ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ العظيم الشيخ محمد العناني المالكي
رکن مجلس کبار علماء۔ از ہر شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، الحمد لله مبدع الکائنات و الصلاة والسلام علی
افضل من نهی عن اتباع البدع والضلالات و علی آلہ اعلام الهدایة و اصحابہ البعیدین
عن الغواية اما بعد -

مجھے کتاب ”الابداع“ سے واقفیت حاصل ہوئی جو حضرت مؤلف نابغہ فن نمونہ سلف برادر م شیخ
علی محفوظ کی تالیف ہے، میں نے اس کتاب کو اسم بامستی پایا، مؤلف نے اس میں خوب خوب ندرت کی جلوہ
سامانی دکھائی ہے، کتنی ہی آیات پینات ہیں جن سے انھوں نے استشہاد اور کتنی احادیث صحیحہ ہیں جن سے
انھوں نے استدلال کیا ہے اور کتنی ہی مثالیں اور حکمتیں بیان کی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ کوئی صحیح طریقہ نہیں چھوڑا
جس کو انھوں نے بیان نہ کیا ہو اور نہ کسی مفید چیز کو چھوڑا جس کو اس میں شامل نہ کر لیا ہو، چنانچہ یہ ایسی کتاب
ہے جو سلامتی عبارت، صحت نقل، حسن بیان، متانت اسلوب اور دقت معنی کی جامع ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے
جو اس شخص کے لئے مرشد اور رہبر بننے کی صلاحیت رکھتی ہے جو وعظ نافع کا ہنر سیکھنا چاہتا ہو، اور جو شخص اس کی
ہدایت سے راہ پابی اور اس کی روشنی سے متور ہونا چاہے اس کے لئے ہادی و رہبر بننے کے لائق ہے۔ میں استاذ
(مؤلف) کے فضل و مہارت کو سنا کرتا تھا خصوصاً کتاب کے اس باب میں لیکن جب میں نے ان کی اس
کتاب کو دیکھا تو میں نے کہا کہ ”شنیدہ کے بودماند دیدہ“ تو پھر یہ کچھ انوکھی بات نہیں ہے کہ انھوں نے اپنی
کتاب کا نام ”الابداع“ رکھا، اسلئے کہ وہ اس لائق ہے کہ اس کا نام مرشد الی طریق القویم اور ہادی الی
الصراط المستقیم رکھا جائے اللہ تعالیٰ اس سے مسلمانوں کو نفع پہنچائیں اور مؤلف کو ثواب جزیل عطا فرمائیں اور
علماء کے لئے اس کو ایک صالح مثال اور قدوۂ حسنہ بنائیں، آمین -

کتبہ الفقیر الی اللہ تعالیٰ

محمد عبدالفتاح العناني المالكي من بیۃ کبار العلماء بالازہر الشریف

تقریظ

یہ تقریظ سید محمد رشید رضا نے مجلہ ”المنار“ میں کتاب
 ”الابداع فی مضارّ الابداع“ کے متعلق لکھی تھی

(سید محمد رشید رضا مصر کے نامور اور معروف ترین فاضل تھے، انھوں نے ہندوستان کا بھی سفر کیا اور
 یہاں کے مدارس کی زیارت اور علماء سے ملاقات کی اور بہت متاثر ہوئے ”المنار“ انھیں کی ادارت میں نکلنے
 والا نہایت موقر اور بلند پایہ علمی مجلہ تھا) احقر مترجم غفرلہ
 یہ ایک نئی کتاب ہے جو برادر ام استاذ شیخ علی محفوظ نے تصنیف فرمائی ہے جو الاستاذ الامام (شیخ محمد
 عبده) کے تلامذہ میں سے ہیں، وہ دوسرے ایڈیشن کے آخر میں اسکی دوبارہ اشاعت کا سبب ذکر کرتے ہوئے
 کہتے ہیں:

جب حضرت صاحب الفضیلۃ مولانا الاستاذ الاکبر الشیخ محمد مصطفیٰ المراغی جامع ازہر شریف کے
 منصب مشیخت اور اس کی مجلس اعلیٰ کی صدارت پر متمکن ہوئے تو ان کے حکیمانہ اعمال میں سب سے پہلا عمل
 یہ تھا کہ انھوں نے (اللہ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے) اپنی توجہ شعبہ وعظ و خطابت اور اس کے طریقہ تعلیم کے
 ایسی اصلاح کی طرف مبذول کی جو اس فن میں طلبہ کی مہارت کا کفیل اور ضامن اور عصر حاضر کی روح کے
 مناسب ہو چنانچہ انھوں نے نصاب تعلیم میں مفید ترمیم و اصلاح کی اور بدعات و رسوم کے مضمون میں اہم
 اضافہ فرمایا اور ازہر کی مجلس اعلیٰ کے سامنے اس سے متعلق ایک میمورنڈم پیش کیا جس کو مجلس نے بروز منگل ۱۳
 ربیع الاول ۱۳۴۷ھ کے جلسہ میں منظوری دیدی۔ اور یہ کتاب دوسری بار مذکورہ سن ذوالحجہ میں طبع ہوئی، پہلے
 ایڈیشن کے مقابلہ میں اس ایڈیشن میں کچھ مفید تنقیحات اور وہ اضافات زیادہ ہیں جن کو جلسہ مذکورہ میں مجلس
 اعلیٰ نے برقرار رکھا۔

اس کتاب میں ایک مقدمہ، دو باب اور ایک خاتمہ ہے۔ مقدمہ میں دو بحثیں ہیں، پہلی بحث میں
 دین کی غربت سے متعلق صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کا بیان ہے، اور دوسری بحث میں تمسک بالحدین

اور سنت نبویہ کے احیاء کا بیان ہے۔ اور پہلا باب اصول و قواعد کے اعتبار سے بدعت پر بحث اور غور و فکر کے بیان میں ہے، اس میں سات فصلیں ہیں، اس کا بیشتر حصہ شاطبیؒ کی کتاب ”الاعتصام“ سے ماخوذ ہے اور دوسرا باب فروع کے اعتبار سے بدعت پر بحث اور غور و فکر کے بیان میں ہے، اس میں بارہ فصلیں ہیں، مساجد کی بدعات، مقابر و مزارات کی بدعات، جنازہ اور سوگ کی بدعات، وہ بدعات جو عبادات میں ہوتی ہیں، موالد کی بدعات، شادیوں کے منکرات، تیوہاروں اور عیدوں کی بدعات، تصوف کے ارباب طریقت کی بدعات، اعتقادات کی بدعات، ضیافت اور ولیموں کی بدعات، معاشرت اور رسوم کی بدعات، عوام کی خرافات اور اوہام، اور ہر فصل میں بکثرت مسائل ہیں، اس میں کتاب ”المدخل“ کی تلخیص کی ہے، اور ان منکرات اور بدعات کا اضافہ کیا ہے جو بعد میں پیدا ہوئیں ہیں۔

ان مباحث پر ان کی یہ تحریر اکثر متاخرین کی بیشمار تالیفات یا کسی مصنف کی کتاب کے اختصار یا کسی مختصر کی شرح کی طرح نہیں ہے بلکہ یہ ایک جدید تصنیف ہے جس کے لکھنے پر وقت کی ضرورت نے ان کو آمادہ کیا ہے، اور جو کچھ وہ دوسروں سے نقل کرتے ہیں اس میں ان کی رائے اور فہم بھی شامل ہے۔

حاصل یہ کہ یہ کتاب ان مفید کتابوں میں سے ہے جو کثرت اشاعت کے لائق ہیں، یہ بہت سی ان کتابوں سے بہتر ہے جن کے حوالے دیئے جاتے ہیں۔